سوال

(176) کیا امام ابوحنیفہ تابعی تھے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تابعی تھے؟ اور کیا کسی صحابی سے ان کی ملاقات صحیح سند سے ثابت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلے میں علمائے کرام کے درمیان سخت اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تابعی تھے اور بعض کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تابعی نہیں تھے۔ ان دونوں گروہوں کے نظریات پر تبصرہ کرنے سے پہلے دو اہم ترین بنیادی باتیں پیشِ خدمت ہیں:

اول: جس کتاب سے جو قول یا روایت بطورِ دلیل نقل کی جائے، اس کی سند صحیح لذاتہ یا حسن لذاتہ ہو، ورنہ استدلال مردود ہوتا ہے۔

دوم: صحیح دلیل کے مقابلے میں تمام ضعیف اور غیر ثابت دلائل مردود ہوتے ہیں اگرچہ ان کی تعداد ہزاروں میں ہی کیوں نہ ہو۔

اس تمہید کے بعد فریقین کے نظریات پیشِ خدمت ہیں:

فریق اول: خطیب بغدادی رحمہ اللہ (متوفی ۴۶۳ھ) لکھتے ہیں:

''النعمان بن ثابت ابوحنیفة التیمی امام اصحاب الرای وفقیہ اہل العراق، رای انس بن مالک وسمع عطاء بن ابی رباح۔۔۔''

یعنی: نعمان بن ثابت، ابوحنیفہ التیمی، اہل الرائے کے امام اور عراقیوں کے فقیہ، آپ نے انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کو دیکھا ہے اور عطاء بن ابی رباح سے (روایات وغیرہ کو) سنا ہے۔ (تاریخ بغداد ۱۳/ ۳۲۳، ۳۲۴ ت ۷۲۹۷)

بعد والے بہت سے علماء نے خطیب رحمہ اللہ کے اس قول پر اعتماد کیا ہے۔

مثلاً دیکھئے العلل المتناہیۃ لابن الجوزی (۱/ ۱۲۸ ح ۱۹۶) بعض لوگوں نے ابن الجوزی کے قول کو دارقطنی کی طرف منسوب کردیا ہے، یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ (دیکھئے اللمحات

۲ ۲۹۳)

فریقِ دوم : ابوالحسن الدارقطنی رحمہ اللہ (متوفی ۳۸۵ھ) سے پوچھا گیا کہ کیا ابوحنیفہ کا انس (بن مالک رضی اللہ عنہ) سے سماع (سننا) صحیح ہے ؟

توانھوں نے جواب دیا : ''لا ولا رویتہ ، لم یلحق ابوحنیفۃ احدا من الصحابۃ'' نہیں، اور نہ ابوحنیفہ کا انس (رضی اللہ عنہ) کو دیکھنا ثابت ہے بلکہ ابوحنیفہ نے تو کسی صحابی سے (بھی) ملاقات نہیں کی ہے۔ (تاریخ بغداد ج۴ ص۲۰۸ ت۱۸۹۵ وسندہ صحیح)

[سوالات السہمی للدارقطنی (ص ۲۶۳ ت ۳۸۳) ، العلل المتناہیۃ فی الاحادیث الواہیۃ لابن الجوزی (۱ ۶۵ تحت ح ۴۷)]

معلوم ہوا کہ خطیب بغدادی سے بہت پہلے امام دارقطنی رحمہ اللہ اس بات کا صاف صاف اعلان کر چکے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے نہ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور نہ ان سے ملاقات کی ہے۔

تنبیہ : جلیل القدر معتدل امام دارقطنی رحمہ اللہ کا سابق بیان علامہ سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) کی کتاب ''تبییض الصحیفۃ فی مناقب الامام ابی حنیفۃ'' میں محرف و مبدل ہو کر چھپ گیا ہے۔ (ص ۱۰ بتعلیق محمد عاشق الٰہی برنی دیوبندی)

یہ تحریف شدہ متن اصل کتابوں کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

ذیل اللآلی وغیرہ کی عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلطی بذاتِ خود علامہ سیوطی کو حافظ ابن الجوزی کا کلام نہ سمجھنے کی وجہ سے لگی ہے۔ بہر حال امام دارقطنی سے ثابت شدہ قول کے مقابلے میں سیوطی وابن الجوزی وغیرہما کے حوالے مردود ہیں۔

ان دونوں (خطیب و دارقطنی) کے اقوال میں متقدم واوثق ہونے کی وجہ سے دارقطنی کے قول کو ہی ترجیح حاصل ہے۔

فریقِ اول کی معرکۃ الآراء دلیل : جو لوگ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کو تابعی مانتے یا منواتے ہیں وہ ایک معرکۃ الآراء دلیل پش کرتے ہیں :

محمد بن سعد (کاتب الواقدی) نے (طبقات میں) کہا : ''حدثنا ابوالموفق سیف بن جابر قاضی واسط قال : سمعت ابا حنیفۃ یقول : قدم انس بن مالک الکوفۃ ونزل النخع وکان یخضب بالحمرۃ، قد رایتہ مرارا'' (عقود الجمان فی مناقب النعمان ص ۴۹، الباب الثالث واللفظ لہ ،تذکرۃ الحفاظ للذہبی ۱ ۱۶۸ ت ۱۶۳، مناقب ابی حنیفۃ وصاحبیہ ابی یوسف و محمد بن الحسن للذہبی ص ۷، ۸)

اس روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ (امام) ابوحنیفہ نے کہا کہ میں نے (سیدنا) انس بن مالک (رضی اللہ عنہ) کو کوفہ میں دیکھا۔

عرض ہے کہ اس روایت کا بنیادی راوی سیف بن جابر مجہول الحال ہے۔ اس کی توثیق کسی مستند کتاب میں نہیں ملی، دیکھئے التنکیل بما فی تانیب الکوثری من الاباطیل للمعلمی (ج ۱ ص ۱۷۹ ت ۳۴) تبصرۃ الناقد (ص ۲۱۸، ۲۱۹) واللمحات الی مافی انوار الباری من الظلمات (ج ۲ ص ۲۷۷)

دوسرے یہ کہ یہ روایت ابن سعد کی کتاب ''الطبقات'' میں موجود نہیں ہے۔ اسے حاکم کبیر ابو احمد محمد بن احمد بن اسحاق (متوفی ۳۷۸ھ) نے درج ذیل سند ومتن سے روایت کیا ہے :

''حدثنی ابوبکر بن ابی عمرو المعدل ببخاری : حدثنی ابوبکر عبداللہ بن محمد بن خالد القاضی الرازی الحبال قال : حدثنی عبداللہ بن محمد بن عبید القرشی المعروف بابن ابی الدنیا : نا محمد بن سعد الہاشمی صاحب الواقدی : نا ابوالموفق سیف بن جابر قاضی واسط قال : سمعت ابا حنیفۃ یقول : قدم انس بن مالک الکوفۃ ونزل النخع وکان یخضب بالجھر قد رایتہ مرارا'' (کتاب الاسامی والکنی للحاکم الکبیر ۴ ۷۴ باب ابی حنیفۃ)

اس روایت کے راوی ابوبکر بن ابی عمرو کی توثیق نامعلوم ہے لہذا معلوم ہوا کہ یہ سند نہ تو ابن سعد سے ثابت ہے اور نہ امام ابوحنیفہ سے ثابت ہے، لہٰذا اسے ''فانہ صح'' کہنا غلط ہے۔

اس کے علاوہ تابعیتِ امام ابوحنیفہ ثابت کرنے والی موضوع روایات اخبار ابی حنیفہ للصیمری وجامع المسانید للخوارزمی وکتبِ مناقب میں بکثرت موجود ہیں جن کا داورومدار احمد بن الصلت الحمانی وغیرہ جیسے کذابین ومجہولین ومجروحین پر ہی ہے۔

ان روایات پر تفصیلی جرح کے لیے التنکیل اور اللمحات کا مطالعہ کریں۔

فریق دوم کی معرکۃ الآراء دلیل: امام معتدل ابواحمد بن عدی الجرجانی رحمہ اللہ (متوفی ۳۶۵ھ) فرماتے ہیں:

''ثناہ عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز: حدثنی محمود بن غیلان: ثنا المرئی: سمعت اباحنیفۃ یقول: مارایت افضل من عطاء وعامۃ مااحد تکم خطاء'' ابوحنیفہ نے فرمایا: میں نے عطاء (بن ابی رباح، تابعی) سے زیادہ افضل کوئی (انسان) نہیں دیکھا اور میں تمھیں عام طور پر جو حدیثیں بیان کرتا ہوں وہ غلط ہوتی ہیں۔ (الکامل ۷ ۲۴۷۳، والطبعۃ الجدیدۃ ۸ ۲۳۷ وسندہ صحیح)

اس روایت کی سند صحیح ہے۔ (الاسانید الصحیحۃ فی اخبار الامام ابی حنیفہ قلمی ص ۲۹۰)

عبداللہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی مطلقاً ثقہ ہیں۔ (سیر اعلام النبلاء ۱۴ ۴۵۵)

جمہور محدثین نے انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ (الاسانید الصحیحہ ص ۱۲۴)

ان پر سلیمانی وابن عدی کی جرح مردود ہے۔ محمود بن غیلان ثقہ ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۶۵۱۶)

ابوعبدالرحمن عبداللہ بن یزید المقرئی ثقہ فاضل ہیں۔ (تقریب التہذیب: ۳۷۱۵)

اس روایت کو خطیب بغدادی نے بھی عبداللہ بن محمد البغوی سے روایت کر رکھا ہے۔ (تاریخ بغداد ۱۳ ۴۲۵ وسندہ صحیح)

عبداللہ بن محمد البغوی دوسری روایت میں فرماتے ہیں کہ: ''حدثنا ابن المقرئی: نابی قال: سمعت اباحنیفۃ یقول: مارایت افضل من عطاء وعامۃ ما (ا) حد ثکم بہ خطا'' (مسند علی بن الجعد ۲ ۷۷۷ ح ۲۰۶۲، دوسرا نسخہ: ۱۹۷۸ وسندہ صحیح)

اس روایت کی سند بھی صحیح ہے۔

محمد بن عبداللہ بن یزید المقرئی ثقہ ہیں۔ (التقریب: ۶۰۵۴)

عبداللہ بن یزید المقرئی ثقہ فاضل ہیں جیسا کہ ابھی گزرا ہے۔ ابویحییٰ عبدالحمید بن عبدالرحمن الحمانی فرماتے ہیں: ''سمعت اباحنیفۃ یقول: مارایت احد اکذب من جابر الجعفی ولا افضل من عطاء بن ابی رباح'' میں نے ابوحنیفہ کو فرماتے ہوئے سنا: میں نے جابر الجعفی سے زیادہ جھوٹا کوئی نہیں دیکھا اور عطاء بن ابی رباح سے زیادہ افضل کوئی نہیں دیکھا۔ (العلل الصغیر للترمذی ص ۸۹۱ وسندہ حسن، مسند علی بن الجعد، روایۃ عبداللہ البغوی ۲ ۷۷۷ ح ۲۰۶۱، دوسرا نسخہ: ۱۹۷۷ وسندہ حسن، الکامل لابن عدی ۲ ۵۳۷، دوسرا نسخہ ۲ ۳۲۷ وسندہ حسن، وعنہ البیہقی فی کتاب القراءت خلف الامام ص ۱۳۴ تحت ح ۳۲۱، دوسرا نسخہ ص ۱۵۷ تحت ح ۳۴۵ وسندہ حسن)

ابویحییٰ الحمانی صدوق حسن الحدیث ہیں۔ (تحریر تقریب التہذیب ۲ ۳۰۰ ت ۳۷۷۱)

باقی سند بالکل صحیح ہے۔

ان صحیح اسانید سے معلوم ہوا کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ (صحابی رسول) کو بالکل نہیں دیکھا، ورنہ وہ کبھی نہ فرماتے کہ ''میں نے عطاء (تابعی) سے افضل کوئی نہیں دیکھا۔''

یہ بات عام لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ ہر صحابی ہر تابعی سے افضل ہے۔ جب امام صاحب نے خود اعلان فرما دیا ہے کہ انہوں نے عطاء تابعی سے زیادہ افضل کوئی انسان نہیں دیکھا تو ثابت ہوگیا کہ انہوں نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا ہے تفصیل کے لیے کتاب اللمحات الیٰ مافی انوار الباری من الظلمات پڑھ لیں۔

خلاصۃ التحقیق: امام ابوحنیفہ تابعی نہیں ہیں، کسی ایک صحابی سے بھی ان کی ملاقات ثابت نہیں ہے۔ اس سلسلے میں خطیب بغدادی وغیرہ کے اقوال مرجوح و غلط ہیں اور اسماء الرجال کے امام ابوالحسن الدارقطنی کا قول و تحقیق ہی راجح اور صحیح ہے۔ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (متوفی ۹۰۲ھ) لکھتے ہیں کہ ''وقسم معتدل کا حمد والدارقطنی وابن عدی'' اور محدثین کرام کا ایک گروہ معتدل ہے جیسے احمد، دارقطنی اور ابن عدی، یعنی یہ تینوں معتدل تھے۔ (المتکلمون فی الرجال ص ۱۳۷)

حافظ ذہبی فرماتے ہیں: ''وقسم کالبخاری واحمد وابی زرعۃ وابن عدی معتدلون منصفون'' اور محدثین کا ایک گروہ مثلاً بخاری، احمد بن حنبل، ابوزرعہ (رازی) اور ابن عدی معتدل و منصف تھے۔ (ذکر من یعتمد قولہ فی الجرح والتعدیل ص ۱۵۹)

تنبیہ: حافظ ذہبی نے کتاب ''الموقظہ'' میں امام دارقطنی کو بعض اوقات متساہل قرار دیا ہے۔ (ص ۸۳)

یہ قول خطیب بغدادی و عبدالغنی ازدی و قاضی ابوالطیب الطبری وغیرہم کی توثیق وثنا کے مقابلے میں ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔ دارقطنی، عجلی، ابن خزیمہ اور ابن الجارود کا تساہل ہونا ثابت نہیں ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص403

محدث فتویٰ